ادبیات

اشارے

(جناب آلم مظفر نگری)

مہکتے ہوئے پھول صحنِ چمن میں چمکتے ہوئے آسماں پر ستارے
نگاہِ محبت کی خاطر سجے ہیں انہیں سے یہ تزئین رنگیں نظارے

جو اٹھے تو حرماں نصیبی کے ہاتھوں جو بیٹھے غمِ بیکسی کے سہارے
نہ اللہ دشمن کو وہ دن دکھائے جو تیری محبت میں ہم نے گزارے

حقیقت ہے کیا اوس کے موتیوں کی یہی تو گرینگے فلک سے ستارے
گلوں کی طرح کوئی پھیلے چمن میں عقیدت سے دامن تو اپنا پسارے

دبائے ہوئے شورشِ غم کو سینے میں بیٹھا ہوں ضبطِ جنوں کے سہارے
کوئی بھیگی راتوں کی تنہائیوں میں یہ سیکھے کہ دامن میں شبنم سنوارے

رہِ غم کی دشواریوں سے ہوں واقف ضرورت ہے کیا خضرِ منزل کی مجھ کو
سمندر کی موجوں پہ نظریں جمائے چلا جا رہا ہوں کنارے کنارے

یہ اعجازِ حسنِ عمل کوئی دیکھے جو نبّاض تھے مقصدِ زندگی کے
بساطِ جہاں پر کچھ اس طرح کھیلے کہ بازئ الفت نہ جیتے نہ ہارے

وہی ناخدا ہے تمہاری نظر میں جو کشتی کو اپنی بچائے بھنور سے
تو پھر کیا کہو گے اسے تم بتاؤ جو خود ڈوب کر ڈوبتوں کو ابھارے

ہے باطل کا ہر عزم باطل کہ اُس کو بزعمِ خودی ہے شکستوں سے نفرت
لچک پائی ہے فطرتِ حق نے لیکن کسی وقت جیتے کسی وقت ہارے

نہ ہیں وسعتیں باغباں کی نظر میں نہ ادراک بلبل کو رنگِ چمن کا
بہار و خزاں کی حقیقت وہ سمجھے سمجھتا ہے جو غنچے کے نازک اشارے

فنا و بقا کی حلفانہ قوت سنبھالے ہوئے ہے یوں ہی زندگی کو
کہ آہنگِ رفتار جیسے ہمارے قدم کو زمیں پر رکھے اور ابھارے

ذرا کھول آنکھیں آلم اور نظر کر لگا پوئے شب ہے سوئے روزِ روشن
مگر بے خبر ہو کے تو اپنی منزل سے ہے خوابِ غفلت میں قسمت کے مارے